بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدلیل والبرھان علی دوام ثناء الرحمان

۱۴۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کچھ لوگ تقریروں میں کہتے ہیں کہ ”ایک زمانہ آئے گا جب سب فنا ہو جائیں گے تو اللہ کا ذکر بند ہو جائے گا کیوں کہ اللہ کی ذاکر مخلوق ہے لیکن نبی پاک ﷺ کا ذکر جاری رہے گا کیوں کہ رسول کا ذاکر اللہ تعالی ہے اور اس کو فنا نہیں۔“ کیا اس طرح نقطہ آفرینی درست ہے؟ اور قائل پر کیا حکم لگے گا؟

المستفتی

مولانا غلام محی الدین بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب: تمام تر حمد وثنا اور تنزیہات وتقدیسات اس سبوح و قدوس ومتعال کے لئے جس پر کسی کو کسی اعتبار سے کچھ بھی فضیلت نہیں۔ سب اسی کے بندے اور اسی کے محتاج ہیں جس کو جو کچھ ملا اسی کی عطا سے ملا اسی نے تمام مخلوقات پر ہمارے نبی مکرم ﷺ کو فضیلت بخشی اور آپ ﷺ کے ذکر کو بلند فرمایا تو آپ سید الخلائق ہیں اور ساری مخلوقات آپ کی احسان مند۔

اس طرح کی نقطہ آفرینی ہرگز درست نہیں بلکہ جہالت وضلالت ہے قائل پر توبہ فرض ہے وہ بے نیاز پروردگار کبھی کسی کی جانب سے ذکر کا محتاج نہیں اس کا ذکر ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ خود اپنی ایسی ثنا اور پاکی بیان کرنے والا ہے کہ کسی مخلوق کو اس کے مثل پر قدرت نہیں چنانچہ صحیح مسلم و سنن ابی داؤد وسنن ترمذی وسنن نسائی اور مؤطا امام مالک و مسند احمد وغیرہا کتب احادیث میں سند صحیح کے ساتھ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالی عنھا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذبك منك "لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك"۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں اور تیری سزا سے تیری درگزر و معافی کی پناہ لیتا ہوں اور میں تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں میں تیری ویسی حمد وثنا نہیں کرسکتا جیسی خود تو نے اپنی ثنا فرمائی۔

بخاری ومسلم وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نہ سے مروی ہے:

قال رسول الله ﷺ لیس احد احب الیه المدح من الله عز و جل ؛من اجل ذلك مدح نفسه (متفق علیه)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل سے زیادہ کسی کو مدح پسند نہیں اسی لئے اس نے خود اپنی مدح وثنا فرمائی۔

الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی ج ۵ ص ۲۵۷ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

یحمد الرب نَفسه کل یَوْم ثَلَاث مَرَّات من ثلث اللَّیْل الْبَاقِي إِلَى طُلُوع الْفجْر وَالثَّانِي بعد طُلُوع الشَّمْس إِلَى أَن تصیر کھیئتھا فِي الْعَصْر وَالثَّالِث عِنْد زَوَال

الشَّمْس إِلَى صَلَاة الظّهر فَيَقُول الله تَعَالَى إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا الْعلى الْعَظِيم انى أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا الْعَفو الغفور إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا أرْحم الرَّاحِمين إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا مَالك يَوْم الدّين إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا مبدى كل شَيْء معيده إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا

لم أزل وَلَا أَزَال إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه أَلا أَنا خَالق الشَّرّ وَالْخَيْر إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا خَالق الْجنَّة وَالنَّار انِي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا الْوَاحِد الْأَحَد الصَّمد إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا عَالم الْغَيْب وَالشَّهَادَة إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا الْملك الْقُدسِي انِي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا السَّلَام الْمُؤمن إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا الْمُهَيْمِن الْعَزِيز إِنِّي أَنا الله لَا إِلَه إِلَّا أَنا الْكَبِير المتعال، قَالَ فَمن حمد الله بِهَذِهِ المحامد فَيَقُول أَنْت الله لَا إِلَه إِلَّا أَنْت حَتَّى يَأْتِي على هَذِه الْأَسْمَاء كتبه الله من الفائزين المخلصين التائبين الحامدين الراكعين الساجدين المختبين

ترجمہ: اللہ رب العزت ہر دن تین بار اپنی حمد بیان کرتا ہے (۱) تہائی رات سے طلوع فجر تک (۲) طلوع آفتاب سے دن چڑھنے تک (۳) زوال شمس سے نماز ظہر تک، تو وہ ارشاد فرماتا ہے: بیشک میں ہی اللہ ہوں مجھ علی و عظیم کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں

، بیشک میں ہی اللہ ہوں مجھ عفو و غفور کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بیشک
میں ہی اللہ ہوں مجھ ارحم الرحمین کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بیشک
میں ہی اللہ ہوں مجھ مالک روز جزا کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں،
بیشک میں ہی اللہ ہوں مجھ مبدی (ہر چیز کو پیدا فرمانے والا) اور
معید (لوٹانے والا) کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بیشک میں ہی
اللہ ہوں مجھ ازلی ابدی کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بیشک میں ہی
اللہ ہوں اور مجھ خالق شر و خیر کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بیشک میں
ہی اللہ ہوں مجھ جنت و دوزخ پیدا کرنے والے کے سوا کوئی لائق
عبادت نہیں۔ بیشک میں ہی اللہ ہوں مجھ واحد و یکتا اور بے نیاز کے
سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بیشک میں ہی اللہ ہوں مجھ عالم الغیب
والشھادہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بیشک میں ہی اللہ ہوں مجھ
پاکیزہ شہنشاہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ بیشک میں ہی اللہ ہوں
مجھ سلام و مؤمن کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، بیشک میں ہی اللہ
ہوں مجھ غالب قدرت والے محافظ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں،
بیشک میں ہی اللہ ہوں مجھ کبیر و متعال کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں
۔فرمایا: تو جو اللہ کی حمد ان محامد کے ذریعہ کرے تو اسے چاہیئے کہ یہ
کہے انت اللہ لا الہ الا انت (تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی لائق
عبادت نہیں۔۔۔الخ) یہاں تک کہ ان تمام اسماء کو ذکر کرے تو اللہ
تبارک وتعالی اسے کامیاب ہونے والے مخلصوں، توبہ کرنے والوں،

حمد بجا لانالانے والوں ،بنیت اخلاص چھپ کرر کوع وسجدہ کرنے
والوں میں لکھ دیتا ہے۔

مذکورہ بالا احادیث طیبہ سے پورے طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالی خود اپنی حمد وثنا بیان فرماتا
ہے

پھر یہ کہ اللہ سجانہ وتعالی متکلم ہے اس نے اپنا کلام،قرآن مجید نازل فرمایا جواس کے ذکراور
حمدوثنا سے مملو ہے اور ثابت شدہ ہے کہ اصل قرآن یعنی کلام نفسی اللہ تعالی کی صفت اورازلی ابدی ہے
جس میں سکوت وانقطاع اور انقضاواختتام نہیں۔

شرح العقائد النسفیہ للعلامہ التفتازانی ص:۱۵۹ تا ۱۶۰ میں ہے:

(وهو تعالى متكلم بكلام هو صفة له ازلية)ضرورة امتناع قيام الحوادث بذاته تعالى،(ليس من جنس الحروف و الاصوات) ضرورة انها اعراض حادثة مشروط حدوث بعضها بانقضاء البعض؛لان امتناع التكلم بالحرف الثاني بدون انقضاء الحرف الاول بديهي،(وهو) اى الكلام (صفة) اى معنى قائم بالذات (منافية للسكوت والآفة)۔

ترجمہ: اللہ تعالی ایسے کلام سے تکلم فرماتا ہے جواس کی صفت ازلی ہے کیوں کہ اس کی ذات کے ساتھ حوادث کا قیام بدیہی طور پر محال ہے،اس کا کلام حروف واصوات کی جنس سے نہیں؛ کیوں کہ حروف و اصوات اعراض حادثہ ہیں جن میں بعض کے حدوث کے لئے بعض کا

انقضا شرط ہے کہ حرف اول کے انقضا کے بغیر حرف ثانی کی ادائگی کا محال ہونا بدیہی ہے اور کلام ذات باری کے ساتھ قائم ایک ایسی صفت اور معنی ہے جو سکوت و آفت یعنی انقضاء و اختتام اور ادائیگی پر عدم قدرت کے منافی ہے۔

الحاصل جب اس کا کلام قدیم اور ازلی ابدی ہے اسے نہ تو ختم ہونا ہے نہ اس پر سکوت طاری ہو تو کیوں کر اس کا ذکر بند ہوگا جب کہ وہ خود ہی اپنے کلام قدیم میں بکثرت اپنا ذکر فرماتا ہے۔ وہ ارشاد فرماتا ہے:

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملك یوم الدین

(تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے جو سارے جہانوں کا مالک ہے بہت مہربان رحمت والا روز جزا کا مالک ہے)

نیز ارشاد فرماتا ہے:

وھو اللہ لا الہ الا ھو لہ الحمد فی الاولی والآخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون۔ (القصص آیت نمبر ۷۰)

(وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی سب تعریفیں ہیں دنیا و آخرت میں اور حکم اسی کا ہے اور تم اسی کی طرف پلٹو گے)

بلکہ خود قرآن پاک ہی کو اللہ تعالی نے متعدد آیات میں اپنا ذکر قرار دیا، چند آیات مع تفاسیر معتبرہ ملاحظہ ہوں:

(۱) سورہ نجم آیت نمبر ۲۹ میں ہے:

فاعرض عن من تولی عن ذکرنا

ترجمہ: توتم اس سے منہ پھیرلو جو ہمارے ذکر سے پھرا۔

امام نسفی رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل میں لکھتے ہیں:

فاعرض عن من رایتہ عن ذکر اللہ ای القرآن

ترجمہ: اس سے اعراض کریں جس کو اللہ کے ذکر یعنی قرآن سے اعراض کرتے دیکھیں۔

تفسیر جلالین میں ہے:

فاعرض عن من تولی عن ذکرنا ای القرآن۔

ترجمہ: اس سے اعراض کریں جس نے ہمارے ذکر یعنی قرآن سے منہ پھیرا۔

اما بغوی معالم التنزیل یعنی تفسیر بغوی میں فرماتے ہیں:

فاعرض عن من تولی عن ذکرنا یعنی القرآن ۔۔۔ثم صغر رایھم فقال ذلك مبلغھم من العلم ۔۔۔ فاعتمدوا علی ذلك واعرضوا عن القرآن الخ

ترجمہ اے نبی (ﷺ) آپ ان سے اعراض فرمائیں جنھوں نے ہمارے ذکر یعنی قرآن سے اعراض کیا۔۔۔ پھر اللہ نے انکی اختراعی رائے کو نیچا دکھاتے ہوئے فرمایا یہی ان کا مبلغ علم ہے۔۔۔ انہوں نے اپنی ناقص عقلوں پر اعتماد کیا اور قرآن حکیم سے منہ پھیر لیا۔

اما شمس الدین قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) الجامع لاحکام القرآن [تفسیر قرطبی] میں فرماتے

ہیں:

قولہ تعالی، فاعرض عن من تولی عن ذکرنا یعنی القرآن الخ

امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں کئی وجوہ بیان کی ہیں مگر سب سے اول قرآن ہی کو رکھا آپ فرماتے ہیں:

وفی "ذکرنا" وجوہ، الاول، القرآن

ترجمہ: "ذکرنا" میں کئی صورتیں ہیں پہلی: قرآن الخ

(۲) سورہ طہٰ آیت نمبر ۱۲۴ میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة اعمی۔

ترجمہ: اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے

امام نسفی آیت مذکورہ کے تحت مدارک التنزیل میں فرماتے ہیں:

ومن اعرض عن ذکری۔ عن القرآن۔ فان له الخ۔

ترجمہ: جس نے میرے ذکر یعنی قرآن سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے

تفسیر جلالین میں ہے:

ومن اعرض عن ذکری ای القرآن فلم یؤمن به فان له معیشة ضنکا۔

ترجمہ: جس نے میرے ذکر یعنی قرآن سے اعراض کیا اور اس پر

ایمان نہ لایا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے۔

امام بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

ومن اعرض عن ذکری یعنی القرآن فلم یؤمن به ولم یتبعه فان له معیشة ضنکا ضیقا

جو میرے ذکری یعنی قرآن سے منہ پھیرے اور اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی اتباع نہ کرے تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے۔

امام فخرالدین رازی (م۶۰۶ھ) اپنی تفسیر مفاتح الغیب یعنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

ومن اعرض عن ذکری ،والذکر یقع علی القرآن وعلی سائر کتب اللہ تعالی

ترجمہ: جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا الخ ذکر کا اطلاق قرآن پر اور اللہ کی دیگر تمام کتابوں پر ہوتا ہے۔

امام ابن کثیر(م ۷۷۴ھ) اپنی تفسیر بنام تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر) میں آیت مذکورہ کے تحت فرماتے ہیں:

خالف امری وما انزلته علی رسولی اعرض عنه وتناساه واخذ من غیره هداه فان له معیشة ضنکا۔

ترجمہ: جس نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی اور جو میں نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا اس (قرآن) سے اعراض کیا اور اس کو بھلا بیٹھا اور اس کے غیر سے اپنے لئے راہ اختیار کی تو اس کے لئے

تنگ زندگانی ہے۔

(۳) سورہ رعد آیت نمبر ۲۸ میں ہے:

وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ

ترجمہ: ان کے دل اللہ کے ذکر سے چین پاتے ہیں

آیت مذکورہ کی تفسیر میں متعدد ائمہ تفاسیر نے فرمایا ہے کہ یہاں ذکراللہ سے مراد قرآن کریم ہے چناچہ امابغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

تطمئن ۔تسکن ۔قلوبھم بذکر اللہ، قال مقاتل ،بالقرآن الخ

ترجمہ: ان کے دل مطمئن یعنی پرسکون ہوتے ہیں اللہ کے ذکر سے امام مقاتل رحمہ اللہ نے فرمایا یہاں ذکراللہ سے مراد قرآن پاک ہے

امام قرطبی تفسیر قرطبی میں فرماتے ہیں:

قال مجاھد وقتادۃ وغیرھما ،بالقرآن۔

ترجمہ: امام مجاہد اورا مام قتادہ وغیرہما ائمہ تفاسیر فرماتے ہیں کہ یہاں ذکراللہ سے مراد قرآن پاک ہے۔

علاوہ ازیں بہت سی آیات ہیں جن میں اللہ نے قرآن کو اپنا ذکر قرار دیا اور صراحت کے ساتھ اپنی جانب اضافت کرتے ہوئے کہیں ''ذکری''، کہیں ''ذکرنا''، کہیں ''ذکراللہ'' وغیرہ فرمایا اور کہیں اضافت کے بغیر مطلقا ذکر قرار دیا تا کہ ہرطرح کے ذکر پر دلالت کرے چناچہ **انا نحن نزلنا الذکر** الخ (بیشک ہم نے ہی ذکر اتارا) وغیرہا آیات اس پر شاہد ہیں کہ قرآن مکمل ذکر ہے

امام قرطبی اندلسی اپنی کتاب التذکار فی افضل الاذکار میں لکھتے ہیں:

انما کان القرآن افضل الذکر ۔ واللہ اعلم ۔ لانہ مشتمل علی جمیع الذکر من تھلیل وتذکیر وتحمید وتسبیح وعلی الخوف والرجاء والدعا والسوال والامر بالتفکر فی آیاتہ والاعتبار بمصنوعاتہ الی غیر ذلك

ترجمہ: بیشک قرآن سب سے افضل ذکر ہے ۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ۔ کیوں کہ قرآن ذکر کی تمام اقسام مثلاً تھلیل ، تذکیر، تحمید، تسبیح، خوف ورجا ، دعا وسوال اور آیات الھیہ میں غور وفکر اور مصنوعات خداوندی سے عبرت پذیری وغیرہا پر مشتمل ہے۔

الحاصل قرآن بذات خود ذکر الٰہی ہے بلکہ تمام اذکار میں قرآن افضل ذکر ہے کیوں کہ وہ ذکر کے جمیع انواع واقسام پر مشتمل ہے اور افضل ذکر ہونے کی دوسری وجہ یہ کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ بندے کا کلام رب کے کلام سے ہرگز بہتر نہیں ہوسکتا پس جب اللہ نے خود اپنے کلام کے ذریعہ اپنا ذکر جمیل فرمایا تو وہ یقیناً سب سے افضل واتم ذکر ہوا ۔ اور سابقہ سطور میں گزر چکا کہ قرآن کلام الٰہی ازلی ابدی ہے اس پر سکوت وانقطاع طاری نہیں ہوسکتا تو ثابت ہوا کہ اللہ کا افضل ذکر ہمیشہ جاری رہے گا کبھی بند نہ ہوگا۔

خاص اس وقت کے متعلق جس میں تمام مخلوقات پر ہلاکت طاری ہوگی جس کے بارے میں قائلین ناعاقلین نے کہا کہ اس لحظہ میں ذکر حق بند ہو جائے گا ۔ سبحان اللہ عما یقول السفہاء ۔ اس پر تو نص وارد ہے کہ رب قدیر اس وقت شان بے نیازی کے ساتھ اپنی قہاری اور اپنے لئے ملوکیت کی یکتائی کا ذکر فرمائے گا چناچہ قرآن پاک کی سورہ غافر آیت نمبر ۱۶ میں ہے

لمن الملك اليوم لله الواحد القهار ۔الآیۃ

ترجمہ: آج کس کی بادشاہت ہے ایک واحد قہر فرمانے والے اللہ کی۔

اس آیت کی تفسیر میں ائمہ دین اور حضرات مفسرین، احادیث و آثار کی روشنی میں فرماتے ہیں کہ جب سور پھونک دیا جاے گا اور تمام مخلوقات ہلاک ہو جائیں گی تو بے نیاز خالق ارشاد فرمائے گا آج کس کی بادشاہت ہے۔ پھر خود ہی جوابا ارشاد فرمائے گا ایک قہر والے اللہ کی۔

اسی ایت کے تحت تفسیر ابن کثیر ج ۷ ص ۱۲۳ مطبوعہ دار الکتب االعلمیہ میں ہے:

وقوله تبارك وتعالى ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ قَدْتقدم في حديث ابن عمر رضي الله عنهما أنه تعالى يطوي السموات وَالْأَرَض بِيَدِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْجَبَّارُ أَنَا الْمُتَكَبِّرُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ؟ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ وَفِي حَدِيثِ الصُّورِ أَنَّهُ عزوجل إِذَا قَبَضَ أَرْوَاحَ جَمِيعِ خَلْقِهِ فَلَمْ يَبْقَ سِوَاهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ حِينَئِذٍ يَقُولُ لِمَنِ الْمَلِكُ الْيَوْمَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُجِيبُ نَفْسَهُ قَائِلًا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ أَيِ الَّذِي هُوَ وَحْدَهُ قَدْ قَهَرَ كُلَّ شَيْءٍ وَغَلَبَهُ

ترجمہ: اللہ تعالی کے قول؛ لمن الملك اليوم الخ کے متعلق حدیث ابن عمر میں ہے کہ رب العزت تمام آسمانوں اور زمینوں کو اپنی قدرت سے سمیٹ دے گا پھر ارشاد فرمائے گا میں حقیقی بادشاہ ہوں، میں جبار ہوں، میں متکبر ہوں، کہاں ہیں زمین پر حکمرانی کرنے والے ؟ کہاں ہیں ظلم وستم کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ اور حدیث

صور میں ہے کہ اللہ تعالی جب اپنی تمام مخلوقات کی ارواح قبض فرمالے گا
اوراس وحدہ لاشریک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اس وقت ارشاد فرمائے
گا آج کس کی بادشاہت ہے؟ اسی طرح تین بار فرمائے گا پھر خود ہی
جوابا ارشاد فرمائے گا: ایک قہر والے اللہ کی۔

لہذا کسی وقت بھی ذکر الہی کے بند ہونے کا قول کرنا خلاف واقعہ بلکہ جہالت وضلالت ہے شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اللہ کا ذکر بند ہو جائے گا اور رسول کا ذکر کبھی نہ بند ہوگا جہالت وضلالت ہے اور جذباتی بات کہ کر جاہل عوام سے داد حاصل کرنے اور پیسہ حاصل کرنے کی کوشش ہے بلکہ یہ مفضی ہے اللہ عزوجل کی شان گھٹانے کی جانب اس مقرر پر بھی علانیہ توبہ فرض ہے اور جن لوگوں نے اس پر نعرہ لگایا اس پر واہ واہ کیا بلکہ جو سن کر خاموش رہا ان پر بھی ۔۔۔جس عالم نے کہا کہ تقریر صحیح ہے اس پر بھی توبہ فرض ہے'' (فتاوی شارح بخاری ج ا ص ۱۱۵)

واللہ جل ذکرہ اعلم

تصدیق: فقیہ النفس مناظر اہل سنت حضرت
مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی دامت برکاتھم العالیہ
بانی وسربراہ اعلیٰ: جامعہ نوریہ شام پور، رائے گنج بنگال

کتبہ
محمد شہباز انور البرکاتی المصباحی عفی عنہ
المتدرب علی الافتاء
جامعہ نوریہ شام پور، رائے گنج بنگال
۲۱ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ